مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

بدوضعی پسند نہیں فرمائی، صفائی کو پسند فرمایا
حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت
حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی اللہ کے خاص بندے تھے
ہر کس و ناکس کو دعوے نہیں کرنے چاہئیں

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 55 سائیڈ A 1986 - 01 - 17)

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقه سیدنا و مولانا محمد و آله وا صحابه اجمعین امابعد !

حضرتِ آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا کَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جن کے بال بھی ٹھیک نہیں ہیں پراگندہ سر ہیں اور پراگندہ سری یعنی سر کا بالوں کا ٹھیک نہ ہونا یہ بعض دفعہ کاموں سے تعلق رکھتا ہے اگر کسی کا کام ہے سر پہ بوجھ اُٹھانا یا اِسی قسم کی کوئی اور چیز تو اُس کے بال ٹھیک نہیں رہیں گے۔ ایک ہے بال ٹھیک نہ ہونے کی وجہ بے حسی وہ یہاں مراد نہیں، بے حسی کو پسند نہیں فرمایا اور وضع کا خراب رہنا بھی پسند نہیں فرمایا۔ ایک صاحب تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے بارے میں فرمایا کہ یہ جو اِن کے سفید بال ہیں اگر یہ مہندی لگالیں تو بہتر ہے، عنداللہ وہ سفید ہی شمار ہوتے ہیں سفید بالوں سے تو مغفرت کی اُمید ہے۔ اِسی طرح حضرتِ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ مسلمان پہلے نہیں

ہوئے مکہ مکرمہ کے فتح ہونے کے بعد ہوئے ہیں۔تو اُن کو فرمایا آپ نے تَغْيِيْرُ الشَّيْبْ کے لیے یعنی یہ جو بڑھاپے کی حالت ہے اِس کو بدلنے کے لیے رنگ لگا لیں یعنی مہندی لگا لیں۔

جمعہ اور صفائی :

اِسی طرح جمعہ کے دن آتے تھے لوگ اپنے کاموں سے آتے تھے تو گرمی کے دنوں میں تو پسینہ اور کام جمع ہو جائیں تو کپڑوں میں ایک طرح کی بو پیدا ہو جاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اِس دن نہایا کرو بہتر دُھلے ہوئے کپڑے پہنو مسواک کرو، اور روایتوں میں آتا ہے کہ جو خوشبو میسر آسکے وہ لگاؤ تو بعض ائمہ تو کہتے ہیں کہ غسل جمعہ کے دن واجب ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یہ منسوب ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ واجب ہے جمعہ کے دن غسل۔

حضرتِ عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ واجب تو نہیں ہے وجہ یہ ہوئی تھی کہ چھت بھی نیچی تھی گرمی بھی ہوتی تھی صحابۂ کرام آتے تھے تو پسینہ کی وجہ سے ایک ایسی چیز پیدا ہو جاتی تھی مسجد بڑی تھی پہلے تو تھی وہ چالیس ذراع [1] چالیس ذراع پھر ساٹھ ذراع ساٹھ ذراع ہوگئی پھر مأة فی المأة ہوئی (سو ہاتھ ضرب سو ہاتھ) سو کا مطلب ہوا ڈیڑھ سو فٹ لمبی ڈیڑھ سو فٹ چوڑی تو بڑی جگہ تھی اور چھت نیچی تھی موسم گرمی کا اور لوگ مختلف ہیں کوئی محنت کا کام کرتا ہے اور گرمیوں میں تو ویسے ہی چلنے سے پسینہ آہی جاتا ہے تو جتنا نہانے کے بعد پسینہ آیا اور اُس کی بو ہو تو وہ تو شدید ناگوار نہیں ہوتی باقی ویسے ہی نہایا بھی نہ ہو میلے ہی مستعمل کپڑے کئی دن کے ہوں تو وہ بو ناگوار محسوس ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہایا کرو۔

حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ اُس وقت کی بات ہے اُس کے بعد ایسے نہیں ہے۔کہیں آیا ہے وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ جمعہ کا غسل واجب ہے ہر بالغ پر، اور اِس حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ ایک قسم کے لوگوں کی تعریف فرما رہے ہیں جن کو عام طور پر حقیر ہی سمجھا جاتا ہے تو اُس میں یہ ہے اَشْعَثْ پراگندہ سر اور پراگندہ سری کا مطلب ہے کہ وہ اِس طرح کا مزدوری محنت کا ہی کام کرتا ہے ذِیْ طِمْرَیْنْ اُس کے پاس دو چادریں ہیں بس اُونی بھی نہیں سوتی ہیں اور لَا يُعْبَأُ لَهٗ اُس کی پروا بھی نہیں کی جاتی کسی کے پاس اگر وہ جاتا ہے تو کوئی اُس کے لیے کھڑا ہو یا کچھ تعظیم کرے یا خاص پرواہ کرے ایسے نہیں ہے۔

---

[1] ایک ذراع یعنی ایک ہاتھ یہ ڈیڑھ فٹ کے برابر ہوتا ہے۔

تو اِرشاد فرما رہے ہیں کہ ایسا ہے کہ وہ آئے بھی تو اُس کا کوئی خیال نہیں کرے گا اور اُس کی خدا کے یہاں جو مقبولیت ہے وہ بھی سامنے نہیں آئے گی ، بعض لوگ ایسے ہیں کہ جو مجذوب جیسے ہوتے ہیں لیکن کہیں جاتے ہیں لوگوں کے ذہن میں یہ ہوتا ہے کہ یہ اللہ والا ہے تو اُس کا بڑا احترام کرتے ہیں اور کام اُس کے لیے چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ اُس کا حلیہ یہ نہیں ہوتا وہ مجذوب جیسا ہی ہوتا ہے اُس کی تعظیم بہت کرتے ہیں۔ مگر یہ شخص ایسا بھی نہیں ہے اِس کے بارے میں یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ خدا کا مقرب ہے نہ ایسے آثار اُس پر پائے جا رہے ہیں کہ وہ دُنیا کے اعتبار سے کوئی بلند مرتبہ شخص ہے دونوں اعتبار سے یہ خیال نہیں ہوتا کہ وہ کسی درجے کا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو ایسے پسند ہیں کہ اگر وہ کسی بات کے بارے میں قسم کھا لیں کہ ایسے ہوگا انشاء اللہ تو اللہ تعالیٰ اُس کی قسم پوری کرتے ہیں اگر وہ کوئی بات ایسی کہہ دیں دعوے سے تو اللہ تعالیٰ وہ پوری کر دیتا ہے تو ایسے ہوا بھی ہے مگر شاذ و نادر بہت کم۔

حضرتِ انس بن نضر رضی اللہ عنہ اللہ کے پسندیدہ بندے :

جیسے کہ حضرتِ انس ابن نضر تھے اُن کی بہن تھیں رُبیّع اُن سے ایک عورت کا جھگڑا ہوا دانت ٹوٹ گیا اُس کا اِن کے ہاتھ سے تو انس ابن نضر کو پتہ چلا کہ میری بہن کے بارے میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اُس کا دانت توڑا جائے گا قصاص یعنی بدلے میں۔ یہ آئے اور اِنہوں نے آکر عرض کیا کہ کیا دانت توڑا جائے گا اِس کا؟ تو آپ نے فرمایا کہ یَااَنَسُ کِتَابُ اللّٰہِ قِصَاصٌ اللہ کا جو حکم ہے کتاب اللہ کے اعتبار سے جو حکم ہے وہ یہی ہے کہ قصاص ہے اَلسِّنُّ بِالسِّنِّ دانت کے بدلے میں دانت ہوگا تو وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم اُس کا دانت نہیں ٹوٹے گا۔ اَب اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں تو نہیں کہی یہ بات، مقابلے میں کہنا تو کفر ہے، زبان سے نکل جانا ویسے ہی اَفسوس میں اور پریشانی کی حالت میں یہ اَلگ بات ہے۔ تو ہوا اِسی طرح پریشانی ہوئی اُن کو اور پریشانی کی حالت میں اِس طرح کی بات زبان سے نکل گئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو اللہ کا حکم ہے۔

اللہ نے اِن کی قسم کی لاج رکھ لی :

تو اَبھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ لوگ راضی ہوگئے کہ اچھا ہمیں پیسے دیں تاوان پر راضی ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے بارے میں بھی یہی فرمایا یہ اُن لوگوں میں سے ہیں کہ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّ

اگر یہ قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اُس کو پوری کردیں اوکما قال علیہ السلام۔

اِنہی کا جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت :

اُحد کے موقع پر بڑے لڑے ہیں معلوم ہوتا ہے بہت اور بڑا ہی جذبہ تھا اُن کے ذہن میں، خدا کی طرف تعلق جو تھا اللہ کی ذات سے وہ بڑا ہی جوش کا تھا تو وہ کہتے تھے کہ پہلی لڑائی جو ہوئی ہے بدر کی اُس میں میں نہیں شامل ہوسکا تو اگر اَب موقع ملا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوں تو لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ اور لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَجِدُّ تو اللہ تعالیٰ دیکھیں گے کہ میں کتنی کوشش کرتا ہوں اور میں کیا کرتا ہوں۔ اَب یہ جملے کہنے بھی ویسے دُرست نہیں ہیں کوئی انسان کسی چیز کے بارے میں دعوی نہیں کرسکتا اور جو نیکی ہوتی ہے جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کی توفیق سے ہوتا ہے تو اِنسان اپنے بارے میں اِس طرح کا دعوی زبردست قسم کا کہ اللہ تعالیٰ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتا ہوں تو نہایت ہی عجیب سی بات ہے، یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اللہ توفیق دے کہ میں اُس کا بدل اُتار سکوں لیکن یہ کہ میں کیا کرتا ہوں یہ میں کر کے دکھاؤں گا گویا یہ مطلب نکلا تو جملے بڑے سخت ہیں ایسے جملے عام حالات میں عام لوگوں کو تو منع کیا گیا کہ ایسے جملے بالکل زبان سے نہ نکالیں کبھی بھی۔

پھر ہوا اِسی طرح سے ہے کہ وہ اُحد کے دن لڑے ہیں اور اِس قدر زخمی ہوئے ہیں کہ اُن کو پہچانا نہیں جاسکا تو اُن کی بہن نے پہچانا ہے اُن کو اُنگلی کی کوئی نشانی تھی اُس کے ذریعہ اُس پر وہ آیت اُتری تھی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ مومنین میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جنہوں نے جو اللہ سے عہد کیا وہ پورا کر کے دکھایا فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ اُن میں تو کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اپنا عہد اور وعدہ اور ذمّہ داری پوری کردی وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ اُن میں ایسے بھی ہیں جو انتظار میں ہیں وقت آئے گا تو وہ پوری کریں گے۔

اِن کی نقل میں ایسا کرنے کی ہر آدمی کو اجازت نہیں ہے :

تو اِس طرح کی چیزیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کچھ پیش آئی بھی ہیں اَب اُن کی نقل کرنے کے لیے کوئی مجذوب بن جائے اور اِس طرح کی باتیں کرنے لگے اِس کی اجازت نہیں ہے ہاں ایسے ہوا ہے یا نہیں ہوا؟ تو ہوا ہے ایسے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اُن کا درجہ خدا کے ہاں اِتنا بڑا ہے پھر فرمایا منهم البراء بن مالك ایسے لوگوں میں سے یہ صحابی بھی ہیں ہمارے جن کا نام براء بن مالک ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ایک ہیں براء بن عازب یہ براء بن مالک ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُن کا نام لے کر اُن کے بارے میں کہ وہ ایسے ہیں خدا کو عزیز کہ اگر وہ کوئی بات کہیں تو اللہ تعالیٰ وہ پوری کر دیں گے۔ ایک اور بھی بات ہے کہ ایسے لوگ پھر ایسی بات ہر وقت کہتے بھی نہیں ہیں شاذ و نادر ایسے ہو جاتا ہے یہ نہیں ہے کہ ہر وقت وہ اِسی مستی میں رہیں اور ایسی کیفیت رہنی لگے ایسے نہیں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِن حضرات کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعاء.....